عورت کے غیر کا تیاگ، ورزش، عمدہ خوراک پر زور دیا ہے۔

دیر یہ کی رکھشا سے طاقت بڑھتی ہے راجاؤں مہاراجاؤں اور دیگر قابلِ ذکر اشخاص کے روزانہ نیموں کا جہاں ذکر آتا ہے وہاں اُنکی ورزش کے ٹائم کا برابر ذکر ہے ساتوک (بھکشن) خوراک سے جسم طاقتور اور چست بنتا ہے۔ تامسک (بھکشن) بھوجن بیماریاں پیدا کرتا ہے تعلیم کے لئے جین شاستروں میں مرد کے لئے ۷۲ کلاؤں کا ذکر ہے جس میں دھرم شاستر نیتی شاستر ارتھ شاستر کلا کوشل وغیرہ سے واقفیت کرنا فرض ہے لڑکیوں کے لئے گانا۔ بین بجانا۔ لکھنا پڑھنا سینا پرونا کھانا پکانا امورِ خانہ داری میں مہارت حاصل کرنا ۶۴ اقسام کے کلاؤں کا حاصل کرنا لکھا ہے۔

شراوک (جین گرہستھی کے بارہ برت)

(۱) اہنسا دھرم کی پیروی جین گرہستھیوں کے لئے بھی لازم ہے مگر وہ سادھوؤں کی طرح زیادہ احتیاط نہیں کر سکتے دنیاوی کاروبار میں تھوڑی بہت ہنسا ہو ہی جاتی ہے مگر گرہستھی صرف نظر آنے والے بیگناہ جیو کو بغیر کسی باعث کے ارادتاً نہ مارے ان سا نکو ہنسا کا پاپ اُس وقت زیادہ لگتا ہے جب کہ وہ مان مایا لوبھ کے بس ہو کر کیجاتی ہے۔

(۲) ہر ایک گرہستھی کا قطعی جھوٹ بولنے سے باز رہنا نہایت دشوار ہے اور حتی الوسع سچ بولنے کی کوشش کرنی چاہیے ورنہ کم از کم فضول اور بے مطلب جھوٹ نہ بولے۔

(۳) گرہستھی کو چوری کا نیم ہے۔ چوری محض نقب لگانا یا قفل توڑنا ہی نہیں ہے بلکہ کسی کو دھوکے سے ٹھگ لینا۔ گانٹھ کاٹ لینا۔ نظر بچا کر کسی کی چیز اٹھا لینا۔ امانت میں خیانت کرنا۔ اچھی چیز دکھلا کر ناقص چیز دینا۔ ملاوٹ کرنا کم تولنا۔ زیادہ لینا محصول کا غبن کرنا جس میں راجہ ڈنڈے۔ دنیا بھنڈے (بدنام ہو) چوری میں داخل ہے۔

(۴) گرہستھی کے لئے اپنی استری کے سوائے غیر عورت سے مباشرت قطعی منع ہے۔

(۵) دھن و دولت جائداد منقولہ و غیر منقولہ کی حد مقرر کرنا یعنی زیادہ لالچ نہ کرتے رہنا سنتوش کرنا۔

(۶) کاروبار کے لئے اپنے چلنے پھرنے کی حد مقرر کرنا۔

(۷) بھوگ جو ایک دفعہ استعمال میں آئے اُپ بھوگ جو بار بار استعمال میں آئے یعنی سامانِ عیش و آرام اکل و شرب۔ پوشاک وغیرہ کی حد مقرر کرے۔

(۸) جس کام کے کرنے سے اپنا کوئی مطلب نہیں آتا ترک کر دینا چاہئے۔ بہت انسان بغیر کسی مطلب کے خیالی پلاؤ پکانے میں فضول گپ شپ میں لگے رہتے ہیں جس سے سوسائٹی کو کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے کاموں سے ہٹنا چاہئے۔

(۹) روزانہ کم از کم ایک گھنٹہ دھرم دھیان کرنے اور ناپاک خیالات سے دل کو روکنے میں صرف کرنا چاہئے۔

(۱۰) روزانہ کام کاج کے لئے وقت مقرر کرے۔

(۱۱) پنچمی۔ اشٹمی۔ چودش وغیرہ کے روز تھوڑا بہت تپ کرے۔ زیادہ وقت دھرم دھیان میں لگاوے کم از کم سال بھر میں ایک دفعہ پوشد یعنی چوبیس گھنٹہ تک سادھو دھرم پالن کرے

(۱۲) جین سادھوں کو آہار پانی کپڑا وغیرہ ضروری اشیاء دیوے اپاہجوں کی مدد کرے

شراوک کے اکّیس گُن

جین دھرم کے مطابق مندرجہ ذیل اکیس خوبیاں دھارمک جیون پیدا کرنے کے لئے ضروری ہیں ہر ایک جین شراوک اگر تمام سے نہیں تو کم از کم نصف سے ضرور مزین ہو

(۱) کام کرنے میں مستقل۔ طاقتور۔ باہمت باحوصلہ دور اندیش اور خیر خواہ ہو۔

(۲) خوبصورت تندرست اور اچھے حواسِ خمسہ رکھتا ہو۔

(۳) کشادہ پیشانی خندہ دل خوش شکل و خوش وضع ہو سچائی پسند اور امانت دار نظر آتا ہو

(۴) سخی دل نیک چلن منظور نظر اور باشہرت ہو۔

(۵) رحمدل ہو۔
(۶) ہر ایک کام سوچ سمجھ کر کرنے والا ہو۔
(۷) ظاہر اور باطن یکساں ہو دھرم محض دکھلاوے کے لئے ہی نہ کرتا ہو۔
(۸) نرم دل ملنسار۔ دوسروں کے کام میں ہاتھ بٹانے والا ہو۔
(۹) اپنے اُصُولوں کی پیروی کے لئے زندگی تک بھی قُربان کرنے والا ہو۔
(۱۰) ہمدرد۔ اور دیالُو ہو۔
(۱۱) منصف مزاج ہو۔ صحیح اور باطل میں تمیز کرنے والا ہو۔
(۱۲) دوسروں کے اوصافِ حمیدہ سے سبق حاصل کرنے والا ہو۔
(۱۳) بات کو تو لکر بولنے والا ہو نصیحت آمیز سخن میں شوق رکھتا ہو۔
(۱۴) نیک چلن۔ نیکو کار صائب رائے۔ دوست اور رشتہ داروں سے اچھا تعلق رکھنے والا ہو
(۱۵) دور اندیش سوچ بچار کر کام کرنے والا ہو۔
(۱۶) انصاف پسند اور نیک و بد میں تمیز کرنے والا ہو۔
(۱۷) مہاپُرشوں کے قول پر عمل کرنے والا ہو۔
(۱۸) بزرگوں کی عزت و تعظیم کرنے والا ہو۔
(۱۹) شکر گذار ہو۔
(۲۰) دوسروں کی خدمت کے لئے بلا عوض کمر بستہ رہے۔
(۲۱) سمجھدار اور ذہین ہو۔

شراوک کے لکشن

مندرجہ ذیل ۳۵ اُصُول انسان کو روحانی تنزل سے بچاتے ہیں اور ترقی کی راہ میں مددگار رہیں یہ اُصُول محبت ہمدردی اور دیا پر مبنی ہیں اِنہیں خیالات سے

ان پر عمل کرنا چاہیے۔

(۱) ہر ایک گرہستی کو ایسی تجارت یا پیشہ یا ملازمت اختیار کرنی چاہیے جو اُسے اخلاق اور دھرم سے نہ گرائے۔ اپنے سرمایہ کے مطابق ایمانداری سے تجارت کرنی چاہیے، نوکری لیاقت اور طاقت کے مطابق کرنی چاہیے۔

(۲) اگر ہستی کو نیک اولاد پیدا کرنے کے لئے ہم مذہب اور اچھے خاندان کی عورت سے شادی کرنی چاہیے، ایک ہی گوتر والے کے ساتھ شادی نہیں کرنی چاہیے۔ استری اور پُرش کا ایک ہی دھرم ہو تو اچھا ہے۔

(۳) دیش اور جاتی کے خلاف کوئی کام نہیں کرنا چاہیے۔

(۴) پاپوں سے ڈرنا چاہیے۔

(۵) جیسا دیس ویسا بھیس۔ اپنے کُل اور ملک کے مطابق لباس رکھنا چاہیے۔

(۶) سادھو۔ سادھوی۔ شراوک۔ شراوکا۔ راجہ۔ وزیر۔ خزانچی۔ کوتوال وغیرہ پر تہمت نہ لگانی چاہیے۔

(۷) خطرہ کی جگہ جہاں موسمی بیماریوں کا اندیشہ رہتا ہو نہ رہنا چاہیے۔

(۸) پوشیدہ مقام میں نہ رہنا چاہیے۔

(۹) جس مکان کے نزدیک شور و شر رہتا ہو وہاں بھی رہائش نہ کرے۔

(۱۰) جس گھر میں چور دروازے ہوں وہاں نہ رہنا چاہیے۔

(۱۱) مُنی۔ مہاراج اور شراوک اور نیک لوگوں کے ساتھ محبت رکھنی چاہیے۔

(۱۲) والدین کی عزت و تعظیم کرنی چاہیے اور صبح اُٹھتے نمسکار کرنی چاہیے۔ ان کی فرمانبرداری فرض ہے۔

(۱۳) جس جگہ غیر حکومت کا ڈر ہو وہاں نہ رہنا چاہیے۔ وہاں دھرم۔ دھن اور جسم کو نقصان کا خطرہ ہے۔

(۱۴) خرچ آمدنی سے زیادہ ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔
(۱۵) خوراک اور پوشاک حسب حیثیت ہونی چاہیئے۔
(۱۶) دھرم شاستر ہر روز سننا چاہیئے۔
(۱۷) بدہضمی میں کھانا بیماری کو بلانا ہے۔
(۱۸) کھانا وقت پر کھانا چاہیئے۔ رات کو کھانا اچھا نہیں۔
(۱۹) دھرم ارتھ اور کام تینوں وقت کے مطابق کرنے چاہئیں۔
(۲۰) گورو بھگتی انسانی فرض ہے۔
(۲۱) جین دھرم میں شردھا اور پریم رکھے۔
(۲۲) اوصافِ حمیدہ پارساؤں کی عزت و توقیر کرنی چاہیئے۔
(۲۳) جس ملک میں راجہ یا دھرم شاستر اجازت نہیں دیتا۔ وہاں نہ جانا چاہیئے۔
(۲۴) علم دانوں سے علم حاصل کرنا چاہیئے۔
(۲۵) اہل و عیال کی خبر گیری اور پرورش اچھی طرح کرنی چاہیئے۔
(۲۶) ہر ایک کام کرنے سے پیشتر نفع و نقصان پر اچھی طرح غور کر لینا چاہیئے۔
(۲۷) نیک و بد میں تمیز کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے
(۲۸) کام وہ کرے جو مفید ہو۔ اور دنیا اسکو پسند کرے۔
(۲۹) ایسا کام نہ کرنا چاہیئے جس سے ندامت اُٹھانی پڑے۔
(۳۰) با ادب ہونا چاہیئے۔
(۳۱) دکھیوں پر رحم کرکے انکی مدد کرنا چاہیئے۔
(۳۲) جہاں تک ہو سکے۔ دوسروں کو ناراضگی کا موقعہ نہ دینا چاہیئے۔
(۳۳) کام۔ کرودھ۔ مان۔ مایہ۔ لوبھ۔ موہ۔ ان چھ دشمنوں کو اپنے قابو میں رکھنا چاہیئے۔
(۳۴) محسن کے احسان کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔

(۵۱) شراوک دیگر مذاہب کے فلاسفروں کے خیالات کو جانچ کی کسوٹی پر رکھنے کی عادت ڈالے اور مختلف خیالات سے پیدا شدہ شبہات کو اپنی عقل سے حل کرے۔

پنچ پرمیشٹھی نمسکار منتر

جین دھرمی صبح و شام اِن پاکیزہ ہستیوں کو خلوص دلی اور سچی عقیدت سے نمسکار کرنا اپنا فرض اولین تصور کرتے ہیں۔ (اول) ارہنت بھگوان (دوم) سدھ بھگوان (سویم) آچارج مہاراج (چہارم) اپادھیائے مہاراج (پنجم) سادھو مہاراج۔ ان پانچوں کی صفات ۱۲ + ۸ + ۳۶ + ۲۵ + ۲۷ - کل ۱۰۸ - اس لئے جین دھرمی ۱۰۸ منکوں کی نوکار منتر کی مالا پھیرتے ہیں۔ مالا کا ہر ایک منکہ کسی خاص صفت سے نسبت رکھتا ہے۔ جس کا دھیان مالا جپنے والے کو کرنا ضروری ہے۔ نمسکار منتر ایک تحفہ ہے جو جین دھرم نے نوع انسان کو پیش کرتا ہے۔ جو شخص اس منتر کا مطلب سمجھ کر جاپ کرتا ہے اس کا کلیان ہوتا ہے۔ ہندوستان میں کبھی وہ وقت تھا کہ کثیر تعداد اس مہا منتر کا جاپ کرتی تھی۔ اُس وقت اِس دیش کا کلیان تھا۔ اور اس کے جاہ و جلال کی دھوم تھی۔ اگرچہ اس وقت جین دھرم کے پیروؤں کی تعداد محدود ہے تاہم ان کے اثرات کی چھاپ ہندوستان پر زبردست ہے۔

جین دھرم نے دنیا کے سامنے ایک حقیقی سچائی پیش کی ہے اہنسا دھرم کا سنہری اصول نجات کی کنجی ہے جین دھرم کی اشاعت کا اثر کشت و خون کو بند کر کے ملک میں پریم کی لہر موجزن کرتا تھا جہاں بھی اہنسا کا پیغام پہونچا وہاں لوگوں نے وحشی پن ترک کر کے انسانی جامہ پہن لیا۔ جین دھرمی گوشت خوری شراب نوشی سے قطعی پرہیز کرتے ہیں۔ اِن کے زیر اثر عوام الناس بھی ان قبیح چیزوں سے متنفر ہیں۔ جین فلاسفی اور جین لٹریچر نے ہندوستان کی شہرت کو چار چاند لگا دیئے ہیں پراکرت

بھاشاو سنسکرت بھاشا میں جین آچاریوں کو کمال حاصل تھا۔ اور انہوں نے بہترین کتابیں لکھی ہیں جو فی زمانہ نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ سنسکرت کے مشہور عالم پروفیسر جانز ہرٹل نے اپنے مضمون۔

Uber dic Jaiaz ezensianer des Panchtantra

میں ثابت کر دکھایا ہے کہ پنچ تنتر برہمنوں کا یا بدھوں کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ بلکہ ایک جین آچارج کی تصنیف ہے پروفیسر کی رائے میں پنچ تنتر (انوار سہیلی) وہ مشہور گرنتھ ہے جسکا ترجمہ تمام دنیا کی زبانوں میں ہو چکا ہے۔ زمانہ قدیم میں دیگر ممالک کے سفیر اس کتاب کی نقل کے لئے ہندوستان آتے تھے جین ودوانوں کی تصنیف کردہ کتابیں ہر ایک مضمون پر نظم و نثر میں پائی جاتی ہیں اور مختلف علوم و فنون میں مستند تصور کی جاتی ہیں جینیوں نے کرم فلاسفی میں وہ کمال دکھایا ہے کہ جسکا کوئی مذہب ہم پلہ نہیں ہے تامل زبان کی بہترین تصانیف مثلاً جیوک چنتامنی نیل کیش جیسی شاعری کی مشہور کتابیں۔ اور نکندو جیسی لغت اور نینول جیسی مشہور ویاکرن جین عالموں کی تصانیف ہیں۔

تیرہ کورلان کے پایہ کی کتاب تامل لٹریچر میں کوئی نہیں تلگو اور کنیری لٹریچر کی بنیاد رکھنے والے بھی جین شاعر تھے جین آچاریہ شری ہیم چندر جی ایک شہرۂ آفاق عالم ہو گذرے ہیں جنہوں نے اپنی زندگی میں کاویہ کوش النکار نیائے ویاکرن وغیرہ مختلف مضامین پر ساڑھے تین کروڑ شلوک لکھے ہیں ترسیٹھ شلاکا پرش چاتر جین تو اسیح یوگ شاستر وغیرہ کے آپ ہی مصنف ہیں۔ اُن کے حالات کمار پال چاتر سے معلوم ہو سکتے ہیں جین دھرم کے مقابلہ میں کسی اور مذہب کے اتنے گرنتھ نہیں لکھے۔

فن عمارت مورتیاں۔ لکڑی اور سنگ مرمر کا کام جس خوبی سے جین مندروں

میں بنا ہوا ہے جو راجپوتانہ گجرات کاٹھیاواڑ میں نظر آتے ہیں دنیا میں عجوبہ ہیں۔
جینیوں کی بلند اور خوش وضع عمارتوں کو دیکھکر جین دھرم کی جاہ و جلالی کے دن آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں۔ ریاست میسور میں سرون بیلگولہ کے مقام پر گومتیشور کی بلند مورتی اٹھاون فٹ اونچی ایک ہی پتھر سے تراشی گئی ہے اس مورتی کے لبوں پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ دیکھکر کاریگر کی تعریف بے اختیار منہ سے نکل جاتی ہے بدھ دھرمی جو پہلے بودھا درخت یا بدھ کی ہڈیوں پر ستوپ بنا کر پوجا کرتے تھے۔ انہوں نے بھی مورتیاں بنانے کا ہنر جینیوں سے سیکھا۔ حاصل کلام جین دھرم نے عرصہ دراز تک ہندوستان کی اخلاقی روحانی جسمانی اور دماغی رہبری کی ہے۔ اور اہنسا پرمو دھرمہ کا جھنڈا لیکر امن اور شانتی کا پیغام دنیا بھر میں پہونچایا ہے۔

تغیّر و تبدّل

تبدیلی قدرت کا اٹل اصول ہے۔ دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن گرمی کے بعد سردی۔ سردی کے بعد گرمی آتی ہے۔ جب تک نظامِ شمس قائم ہے تغیّر و تبدّل جاری رہیگا۔ بڑی بڑی قوموں اور ملکوں کی تواریخ ان کے نشیب و فراز کی سبق آموز کہانی ہے۔ دنیا زبردست جد و جہد کا مقام ہے۔ مختلف اقوام ترقی کی دوڑ دھوپ میں لگی ہوئی ہیں۔ ترقی کے بعد تنزلی اکثر دیکھنے میں آتی ہے۔ اُس قوم و ملک کی حالت افسوسناک ہے۔ جو اقبال کی بالائی سے گر کر دوبارہ ترقی کا ارادہ ترک کردے۔ کوئی باغ ایسا نہیں جس کے ہرے ہرے درخت اور خوشنما شگفتہ غنچوں پر خزاں کے دن نہ آئے ہوں۔ موسم خزاں گذر جاتے ہیں اور بہار کے دن پھر لوٹ آتے ہیں۔ اندھیری رات کے بعد چمکتا ہوا دن پھر نمودار ہوتا ہے۔ چاند ہمیشہ کم و بیش ہوتا رہتا ہے۔ اس کو دن بدن کم ہوتا دیکھکر ان کو قلق نہیں ہوتا

جب تک دنیا قائم ہے اور چاند سورج کی روشنی قائم رہے گی جین دھرم بھی رہیگا۔

جین سماج پورنماشی کا چاند بنکر گھٹ رہا تھا۔ جین سماج کی حالت خراب وخستہ ہو چکی تھی۔ لوگ سچے دھرم کے سروپ سے ناواقف تھے جین دھرم کی فضیلت کو آشکارا کرنے کے لئے ہمیشہ ماہتاب آفتاب جلوہ نما ہوتے رہتے ہیں۔

انیسویں صدی میں ایک زبردست شخص کا ظہور ہوا جس نے ذلّت کے گہرے گڑھے میں گری ہوئی جین سماج کو خوابِ غفلت سے بیدار کر کے جین سماج پر لگائے ہوئے الزامات کا ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ اور لوگوں کو جین دھرم کے مشن سے آگاہ کیا جین سماج کی مردہ ہڈیوں میں روح پھونک دی۔ سادھو اور گرہستیوں کو تیرتھنکر بھگوان کے فرمائے ہوئے دھرم دھارن کرنے کی سکشا دی۔ وہ انیسویں صدی کی زبردست شخصیت جن کے سامنے جین سماج سر خم کرتی ہے مشہور و معروف جین آچاریہ شری مد وجیانند سوری جی ہیں (آتما رام جی) جنکی سوانح عمری ان اوراق میں بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اوم شم۔

ہندوستان میں مذہبی ہلچل اور وقاتِ پیدائش

ہندوستان کے پولیٹکل زوال کے ساتھ ہندوستانیوں کی مصیبت کا دور دورہ شروع ہوا۔ مسلمان حملہ آوروں نے اشاعت اسلام کے جوش میں جو ظلم و ستم ہندوستانی مذاہب پر ڈھائے وہ ناقابل بیان ہیں۔ جس خوبی سے ہندوستانیوں نے مذہبی جنون اور تعصب کا مقابلہ کیا۔ وہ سنہری حروف میں لکھنے کے لائق ہے۔ اسلامی تہذیب اس ملک میں ایک تند آندھی کی طرح آئی۔ اور بہت سے لوگوں کو دھرم سے گرا دیا۔ مسلمان فرمانرواؤں کی زبردستی نے ہندوستان کے دھارمک جیون میں نئی روح پھونک دی ملک کے ہر حصہ میں مہاپرشوں کا ظہور ہوا۔ جنہوں نے اپنے دھرم کی حفاظت کے لئے کارہائے نمایاں ادا کئے۔ شری آنندگل سوری۔ شری سوم سندر سوری۔ شری یشو دیو و اوپادھیائے جی نے جین دھرمیوں کی رہبری کی۔ پنجاب میں گرونانک جی۔ صوبجات متحدہ میں رامانند جی و کبیر جی۔ راجپوتانہ میں جے دیو جی۔ مہاراشٹر میں رام داس اور تکارام جی۔ اور بنگال میں چیتن جی نے لوگوں کو دھرم اپدیش سنایا۔ شروع سے ہی ہندوستانیوں نے اپنی تہذیب قائم رکھنے کی کوشش کی اور وہ اپنے دھارمک اصولوں سے کبھی غافل نہ ہوئے۔ ان کے اسلامی حملہ آوروں سے بچ رہنے کی یہی وجہ ہوئی۔ خاندان مغلیہ کے زوال کے ساتھ ساتھ ہندوستان چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بٹ گیا۔ عظیم الشان سلطنت مغلیہ کے درہم و برہم ہوجانے پر منقسم ہندوستان کی عنانِ حکومت کمزور ہندو راجاؤں اور نوابوں کے ہاتھ آئی۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھ برسرِ پیکار تھے۔ یورپین قومیں جو اس ملک میں تجارت کی غرض سے وارد ہوئیں ہندوستان کی خراب و خستہ حالت

کو دیکھ رہی تھیں آہستہ آہستہ ملک میں قدم جمانا شروع کیا ہندوستانی باہمی جنگ وجدل میں مصروف تھے قتل و غارت گری عام تھی۔ لوٹ کھسوٹ کا دور دورہ تھا ایسے مشکل زمانہ میں جین دھرم کے آچاریوں کو پرچار کا کام بند کرنا پڑا جین سماج کا باہمی اتحاد ٹوٹ گیا اور خواب غفلت نے آگھیرا۔ پرچار کا کام بند ہو جانے کے باعث لوگ سست ہو گئے۔ اور سادھو اور جتی اوپاسروں کو اپنی ملکیت سمجھنے لگے جین سماج کی حالت دن بدن کمزور ہوتی گئی۔ وہ اپنے رسم و رواج فراموش کر بیٹھی اور ملک کی مروجہ کمزوریوں کا شکار ہو گئی۔ اس نازک زمانہ میں نہ صرف جین مت کو ہی نقصان پہنچا۔ بلکہ تمام ہندوستانی مذاہب کی ہی قدر و منزلت کم ہو گئی۔ اس اندھیر گردی کے زمانہ میں جور و تعدی کے باعث بہت سے شاستر بھنڈاروں میں بند کر دیئے گئے۔ گیان کا پرچار عام نہ رہا۔ اگیان نے ڈیرا آجمایا۔ اور ہر سُو جین قوم پر ہی نہیں بلکہ کل ہندوستان پر جہالت چھا گئی۔ جین دھرم تنزل پر تھا۔ کینہ اور بغض کے باعث اسے بدنام کرنے والے گھر میں ہی موجود تھے۔ کسی نے جین دھرم کو ناستک مت کہا کسی نے اسے بدھ مت کی شاخ بتایا۔ کسی نے مہاویر سوامی جی کو اس کا بانی کہا اور کسی نے اسے بنیوں اور سراوگوں کا دھرم کہکر پکارا۔ جین دھرم کے تیرتھنکروں کی ہنسی اوڑائی گئی اور جین سماج پر ناقابل برداشت حملے کئے گئے۔ جینیوں پر وہ جہالت کا پردہ پڑا تھا کہ انہیں دنیا و مافیہا کی کچھ خبر نہ تھی۔ سرکار انگریزی کا راج قائم ہوتے ہی عیسائی مشنری مستعدی سے اپنے کام میں لگ گئے۔ مفتوح علاقہ میں پادریوں نے ہندوستانیوں کو عیسائی بنانے کے لئے طرح طرح کے جال بچھائے۔ ہندوستانی تمدن کو بدنام کرنے کے لئے کتابیں تصنیف کی گئیں۔ اور لوگوں کے دلوں پر تسلط جمانے کے لئے انہیں اپنے مذہب سے گمراہ کیا گیا۔ عیسائی دھرم کی خوبیاں روپیہ کو پانی کی طرح بہا کر دکھائی گئیں۔ عیسائیوں نے جا بجا مدرسے اور سکول جاری کر دیئے۔

محبت اور پیار سے طمع اور لالچ سے انجیل کی تعلیم لوگوں میں پھیلانی شروع کی سکولوں کے علاوہ خیراتی ہسپتال۔ یتیم خانے اور دیگر رفاہ عام کے لئے مفید انسٹی ٹیوشنز جاری کر دیئے۔ عیسائی لوگوں کی قربانی۔ ایثار نفسی۔ اور سیوا بھاؤ کو دیکھکر تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ ہر دو قسم کے ہندوستانی انکی طرف جھک پڑے۔ پادریوں نے ہندوستان کے سوشل نقائص سے فائدہ اٹھا کر سادہ اور دلفریب انگریزی رسم ورواج اور بود وباش کے طریقوں کی طرف تعلیم یافتہ نوجوانوں کو راغب کیا۔

ہندوستان پر عیسائیت کا حملہ اسلام کے حملے کی طرح آندھی کے مانند نہ تھا عیسائی فاتحوں نے عیسائیت کی اشاعت مسلمان بادشاہوں کی طرح بزور شمشیر نہیں کی انہوں نے ہر ایک کام حکمت عملی سے کئے ہندوستانی تہذیب کے حق میں عیسائیت کی اشاعت کی پالیسی تہذیب اسلام کی اشاعت سے زیادہ مضر ثابت ہوئی مغربی تہذیب کی لہر بجلی کی طرح اٹھی اور اسکی پہلی ہی چمک سے انگریزی تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کی آنکھیں چکا چوند ہو گئیں۔ وہ اپنے دھرم کی خوبیوں کو فراموش کر کے جوق در جوق عیسائی ہونے لگے۔ ہندوستان میں ایک بار پھر مذہبی ہلچل پیدا ہوئی اور دھرم کے سربراہ اپنی اپنی سماج کی حفاظت کے لئے کمر بستہ ہو گئے۔ روشنی کا زمانہ آیا اور تعلیمی ترقی کے ساتھ ملک میں اصلاح کی لہر پیدا ہوئی۔ اول ہی اول بنگال میں جہاں عیسائی دھرم انگریزی تعلیم یافتہ جماعت میں تیزی سے پھیل رہا تھا وہاں راجہ رام موہن رائے کے دل میں ہندو دھرم کی حفاظت کا خیال پیدا ہوا۔ وہ خود اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے۔ اور عیسائیت اور مغربی تہذیب کی خوبیوں سے آشنا تھے وہ ویدک دھرم کے ہمدرد اور حامی ہوتے ہوئے۔ ہندو سوسائٹی کی کمزوریوں کو محسوس کر رہے تھے۔ ہندو سماج کی اصلاح کی غرض سے راجہ رام موہن رائے نے برہمو سماج کی بنیاد ڈالی۔ راجہ صاحب کا مقصد شرقی اور مغربی تہذیب کو یکجا اکٹھا

کرتا تھا۔ اسی لئے برہمو سماج کے اصولوں میں عیسائیت کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔

راجہ رام موہن رائے کے بعد سوامی دیانند جی سرتی نے ویدک دھرم کا ڈنکا بجایا۔ اور لوگوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کی سر توڑ کوشش کی اور بھی بہت سے مہاتماؤں نے اپنی اپنی جماعتوں کو تقویت دینے کا بیڑا اُٹھایا ہر ایک مذہب کے لوگ علم و ہنر میں ترقی کر رہے تھے اور اپنے اپنے دھرم کی اشاعت میں مشغول تھے۔ لیکن جین دھرمیوں نے اصلاح کی طرف ابھی کچھ خیال نہیں کیا تھا۔ مذہبی آزادی کے زمانہ میں بھی انہوں نے اپنے بے بہا علمی ذخیروں کو تاریک بھنڈاروں سے باہر نہ نکالا تھا جین سماج پر پژمردگی چھائی ہوئی تھی۔ اور اسکی ہستی معرضِ خطر میں تھی۔ رسم و رواج کی درستی محال نظر آتی تھی۔ مندروں کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ اور دھرم کرم شاستروں کے مطابق ہونے کے بجائے من مانے طور سے ہو رہا تھا۔ سادھو اور پوج اکثر آرام کی زندگی بسر کر رہے تھے دھرم اُپدیش کی عدم موجودگی کے باعث جین سماج چاہِ ضلالت میں پڑی تھی۔ اگرچہ کل ہندوستان میں ترقی کی لہر موجزن تھی جینی لوگ خوابِ غفلت میں مدہوش تھے۔ ہندوؤں کو دھرم سے بدظن کرنے کی غرض سے عیسائی لوگوں نے مورتی پوجا کا پرزور کھنڈن کرنا اختیار کر رکھا تھا۔ وہ ہندو دیوی دیوتاؤں کی نندا کرتے تھے اور ہندوستانی تہذیب کا مضحکہ اڑاتے تھے۔ مغرب کی طرف سے مورتی پوجا کے خلاف ایک زبردست لہر اُٹھی جو بت شکن مسلمان حملہ آوروں سے بھی زور آور تھی عیسائیت کے زیرِ اثر مورتی پوجا کے خلاف ہندوستانی اُپدیشک پیدا ہوئے جنہوں نے عیسائی مشنریوں کی نقل کرتے ہوئے لوگوں کو مورتی پوجا سے گرانا شروع کیا۔ وہ اپنی کوتاہ نظری سے اس نہایت ہی قدیم طریقہ پرستش کی عظمت کو نہ سمجھ سکے اور اس سے منحرف ہو گئے اس پھیلتی ہوئی تاریکی کا مقابلہ کرنے کے لئے پنجاب میں ایک روشنی نمودار ہوئی جس نے مورتی پوجا کی عظمت کو آشکارا کرکے

ہوئے جین دھرم کو فروغ دیا۔ بیسویں صدی میں ہندوستان کے دیگر صوبوں کی نسبت پنجاب
میں مذہبی جدوجہد زیادہ رہی ہے پنجاب کے لوگ ہی اس ڈھانچے کے ہیں کہ انہیں
سے بعض لوگ ایک مذہب کو خیر باد کہکر دوسرے میں شامل ہونے کو تیار رہتے
ہیں کوئی نیا خیال پیدا ہوا اُس کے کچھ نہ کچھ پیرو پنجاب میں مل ہی جائینگے۔ سکھوں کا آغاز
نشوونما پنجاب میں ہوا۔ برہمو سماج کا درخت پنجاب میں پھل پھول رہا ہے سوامی
دیانند سرسوتی جی نے کامیابی کے ساتھ آریہ سماج کی بنیاد اوّل ہی اوّل پنجاب میں
رکھی۔ رادھا سوامی۔ دیو سماجی وغیرہ پنجاب میں پائے جاتے ہیں اور یہیں مستحکم ہوئے
مسلمانوں کا احمدیہ فرقہ پنجاب کے قصبہ قادیان میں شروع ہوا۔ ان دنوں نہ صرف
عیسائی ہی پنجاب میں لوگوں کو بہکا رہے تھے۔ بلکہ اور بھی کئی ایک مذاہب کے
اُپدیشک اپنی بساط کے مطابق سرگرم پرچار سے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ رہے تھے
کئی ایک جینی سکھ پنتھ میں شامل ہو گئے۔ بہت سے اپنے آپ کو سناتن دھرمی کہنے لگ
جو شخص جین دھرم کی پابندیوں پر کاربند نہ رہ سکے آریہ سماج کے پیچھے جھک پڑے۔
غرض جین دھرمیوں پر ہر طرف سے چھاپہ مارا جاتا تھا۔ اور بچاؤ کی کوئی صورت نظر
نہ آتی تھی ایسے وقت میں جب کہ قوم کی ہستی کا سوال درپیش ہو مذہب اور سوسائٹی
پر حملے ہو رہے ہوں جین سماج میں گیان کا سورج اَست ہو چکا ہو۔ اور اگیان نے
ڈیرہ جمایا ہو۔ ایسے وقت سماج کی حفاظت کے لئے ایک زبردست اور عالی حوصلہ شخصیت
کا ظاہر ہونا ضروری تھا۔ جو اپنی علمیت سے خفتہ جین سماج کو بیدار کر کے انہیں اپنے فرائض
سے آگاہ کرتا۔ اور مخالفوں کے بے بنیاد الزام کی تردید کر کے ضروریات زمانہ کے مطابق
جین سماج کو جگا کر جین دھرم کا ڈنکا ہندوستان اور ہندوستان سے باہر بجاتا۔ مورتی
پوجا کے خلاف لہر کا مقابلہ کر کے اُسے پیچھے دھکیل دیتا۔ جین آچاریوں کی چمکتی ہوئی لڑی
میں ایک بیش قیمت رتن منیوں کے سرتاج شری وجے آنند جی المعروف سوامی

آتمارام جی مہاراج کا ظہور ہوا جنہوں نے تاریکی کو مٹانے والی روشنی سے لوگوں کو فیضیاب کرنے کی غرض سے جین سماج کی خدمت کے لئے اپنی بیش قیمت زندگی نثار کر دی سچ تو یہ ہے کہ اُس مہا پرتاپی بال برہمچاری مہاتما نے مردہ جین سماج میں زندگی کا احساس پیدا کر کے معجزہ سے کم کام نہیں کیا۔

بھجن

انچلی۔ ساتوں ستیانوں آن جگایا اِک برہمچاری نے۔

(۱) جین قوم پر تھی غفلت چھائی۔ غیروں نے تھی لوٹ مچائی
بانہیں پکڑ سمجھایا۔ اک برہمچاری نے ۔ ساتوں سُتیانوں

(۲) پانچ مہاورت دھارن کر کے۔ نام پارش پربھو دل میں دھر کے
گیان کا ناد بجایا۔ اک برہمچاری نے ۔ ساتوں سُتیانوں

(۳) جگہ جگہ مندر بنوائے۔ جین دھرم کے جھنڈے لگائے
ست اُپدیش سنایا۔ اک برہمچاری نے۔ ساتوں سُتیانوں

(۴) نیّا ہماری پڑی بھنور میں۔ ڈوبن کو تھی آئی بھنور میں
آکر پار لگایا۔ اک برہمچاری نے۔ ساتوں سُتیانوں

(۵) شری وجے آنند بھوشن بھارت کے۔ بادل برسائے رحمت کے
اُجڑا چمن لہرایا۔ اگ برہمچاری نے۔ ساتوں سُتیانوں

(۶) تمو سب مل گن گاؤ اُن کا۔ جین دھرم کا بجا گئے ڈنکا
موکش راہ بتایا۔ اک برہمچاری نے۔ ساتوں سُتیانوں

خاندان - پیدائش - لڑکپن

ضلع فیروزپور تحصیل زیرہ کے قریب ایک چھوٹا سا گاؤں لہرہ جین مندر زیرہ سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ہے سمت ۱۰۹۳ بکرمی میں چیت شدی ایکم کے مبارک دن کھشتری ویر شر یان گنیش چند جی جو کہ جاتی کے کپور کھشتری تھے اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کی فوج میں اعلیٰ عہدہ پر ممتاز تھے۔ کے ہاں ایک زبردست شخصیت کا ظہور ہوا جس مہان آتما نے پاک اور پوتر دھرم کی شرن لے کر ستیہ دھرم کی اشاعت میں اپنی زندگی قربان کر دی۔ اور اسی کی بدولت لہرہ کی سرزمین جینی ماتر کے لئے پوتر بھومی بنگئی جس طرح آپ کے پتا بزرگوار نے (گنیش چند جی) تلوار کے زور سے اپنے تئیں فتحیاب جرنل ثابت کر دیا تھا اسی طرح آپ نے اہنسا پرمو دھرمہ کی تلوار سے کاذب اعتقاد اور باطل پرستی کی جڑوں کو کاٹ کر جینی دھرم کا اصلی منشا رمہاویر بھگوان کی پوتر بانی

آپ جیتے رہو دوسروں کو جینے دو ہر فرد و بشر کے کان میں پہونچایا۔

آپ کا نام آتما رام رکھا گیا۔ سمت ۱۸۹۳ بکرم چیت شدی ایکم دیروار کا مبارک دن تھا آپ کی جنم کنڈلی اس طرح ہے

آپ کے دونوں ہاتھوں کی دس انگلیوں پر دس چکر تھے۔ ناخن دودھ کی طرح سفید سینہ اور پیشانی فراخ - بازو سڈول - چہرہ پر داہنی طرف آنکھ کے نیچے لسن تھا غرضیکہ جوتش شاستر کے مطابق آپ میں تمام اتم لکشن موجود تھے۔ اور اسی وجہ سے سوڈھی عطر سنگھ جی نجومی جو ... کموں میں قابل قدر مہنت تھے۔ اور اس علاقہ

کے مالک تھے اورایک وِدوان تجربہ کار انسان تھے۔ آپ کے خط وخال وجنم کنڈلی وغیرہ کو دیکھکر کہا تھا۔ کہ یہ بالک یقیناً ایک دن راجہ مہاراجہ ہوگا یا دنیا کے پوچھنے قابل گورو ہوگا۔ اور راجے مہاراجے آپ کی قدم بوسی کا شرف حاصل کیا کریں گے۔

آپ کی ماتاجی کا نام شری متی روپ دیوی تھا۔ شری متی جی پتی برتا پریم کی مورت اور سرل سوبھاؤ والی تھی۔ اُس کا دل اصلی حسن کے نور سے معمور تھا۔ جو صرف دیوی دیوتاؤں کا حصہ ہے اسکی جھلک یا عکس سے اس کا باہر کا حصہ جسم بھی حد درجہ خوبصورت تھا۔ آنکھوں سے غیرت اور حیاداری برستی تھی۔ پتی دیو کی خدمت کرنا بہترین عبادت سمجھتی تھی۔ اور اس میں اپنے دین اور دنیا کی بہتری جانتی تھی۔

آپ کی پیدائش پر والدین کو ازحد خوشی ہوئی۔ گاؤں بھر کے مرد وزن پیر وجوان اس بچے کو دیکھکر باغ باغ ہو جاتے تھے۔ حیران کیوں نہوں اُسے دیکھ چاہنے والے۔ ایک تصویر مجسم تھا وہ بنا ہوا۔

آپ والدین کی آنکھوں کا نور دل کا سرور تھے۔ لیکن جو آپکے منہ پر تھا آپکی خوبصورتی کو دوبالا کئے ہوئے تھا۔ فراخ پیشانی اور روشن آنکھوں سے فہم وفراست عیاں ہوتی تھی ؎ بالائے سرش زہوشمندی ہے تافت ستارۂ بلندی۔

گنیش چندجی خوش وضع زندہ دل ہنس مکھ۔ ملنسار شہزور جوان تھے۔ آپ کے آباواجداد پنڈ دادن خاں کے قریب موضع کلس میں آباد تھے آپ کے والد دیوان چند اور والدہ آپ اور آپکی ایک بہن اور ایک چھوٹے بھائی کو چھوڑ کر پرلوک سدھار گئے۔ آپکی پرورش کا بوجھ چچا گھنیام لال کے سر پر پڑا۔ مگر آپکی چچی کی طبیعت بہت گرم تھی اس واسطے آپ ایکدن بغیر بتائے گھر سے چلدیئے۔ اور رام نگر کے نزدیک ایک قصبہ پھالیہ میں پولیس میں تھانیدار ہوگئے۔ یہاں ہی کنورسین پوری کھتری کے ہاں شریمتی روپ دیوی سے آپ کی شادی ہوگئی کچھ عرصہ بعد مہاراجہ رنجیت سنگھ

کے حکم سے ہری کا پتن پر ایک ہزار جوان کے ہمراہ تعینات ہوئے اور سروس ختم ہو چکنے پر ہری کے پتن پر ہی سکونت اختیار کر لی۔ راج کنور کھشتری ٹھیکیدار مہاراجہ کی طرف سے ہری کے پتن پر رہا کرتے تھے جو کہ ضلع گوجرانوالہ کے باشندے تھے۔ اور وہ لہرا گاہ میں بھی رہا کرتے تھے اِن کی بدولت آپ لہرہ میں چلے گئے۔ راج کنور زیرہ میں جا رہے آپ اِن سے ملنے زیرہ میں جانے لگے اور وہاں جو دھامل جی اور سوال جو اُس وقت زیرہ میں بزرگ معزز انسان تھے۔ سے میل جول ہو گیا۔ جو دھامل بھی اکثر لہرہ میں جایا کرتے تھے۔ اور آتما رام کو گودی میں لیکر گھنٹوں تک کھلاتے رہتے تھے۔ اور بہت سی اشیاء بطور تحفہ زیرہ سے آتما رام جی کے لئے لیجایا کرتے تھے۔ سوڈھی عطر سنگھ اکثر اوقات اپنی جاگیر کی نگرانی کے لئے لہرہ میں آیا کرتے تھے۔ اور گنیش چند جی سے بڑے تپاک سے ملا کرتے تھے۔ اور آتما رام کو اپنا متبنٰے بنا لینے کے لئے ازحد زور دیا کرتے تھے مگر گنیش چند نے یہ بات جیتے جی منظور نہ کی۔ سوڈھی عطر سنگھ کا ارادہ آتما رام کو اپنے ہاں لیجانے اور اپنی جائداد کا مالک بنانے کا تھا۔ اور اعلیٰ تعلیم دلانے کا تھا۔ مگر گنیش چند جی محبتِ پدری سے یہ بات قبول نہ کر سکے۔ آپ کا خیال لڑکے کو جنگجو بہادر بنانے کا تھا۔ اسی لئے ہر روز اپنی زندگی کے کارنامے والڑائیوں معرکوں کے حال سنایا کرتے تھے۔

آپ کے دل میں بھی بےخوفی اور بہادری سرایت کر گئی جسکی مثال ایامِ طفلی کا ایک سنسنی خیز واقعہ زبردست شہادت ہے۔

اُن ایام میں ڈاکہ زنی ایک عام شکایت تھی۔ اور لوگوں کو اپنی حفاظت خود کرنی پڑتی تھی۔ ایکدفعہ لہرہ میں ڈاکہ پڑا۔ آناً فاناً لوگ مقابلہ کو جمع ہو گئے۔ گنیش چند جی مسلح ہو کر وہاں پہونچ گئے۔ ڈاکو مقابلہ سے عاجز آکر بھاگ گئے۔ جب گنیش چند واپس گھر پہونچے۔ تو آتما رام کو تلوار پکڑے دروازہ میں کھڑے دیکھ حیران رہ گئے۔ آپ نے لاڈلے بیٹے کو چھاتی سے لگا کر اس دلیری کا سبب پوچھا۔ آپنے ادب سے

جواب دیا کہ گھر کی حفاظت کے لئے باپ نے کہا کہ ڈاکوؤں کے مقابلہ کی جرأت کس طرح ہوئی آپ نے بےخوفی سے کہا کہ اگر آپ گھر سے باہر جاکر ڈاکوؤں کا مقابلہ کر سکتے ہیں تو کیا میں گھر کی حفاظت بھی نہیں کر سکتا گنیش چند کو یقین ہو گیا کہ یہ ضرور شیر مرد ہوگا شیرنی ایک ہی بچے کے ہوتے ہوئے جنگل میں بےخوف ہو سکتی ہے مگر گدھی پچاس بچے ہوتے بھی بوجھ اُٹھاتی ہے

اُس زمانہ میں ریل اور تار نہ ہونے کے باعث گنیش چند کے رشتہ داروں کو اُس کے گھر سے چلے آنے کے بہت عرصہ بعد تک اس کا پتہ معلوم نہ ہوا۔ آخر مدتوں بعد خبر پاکر لکھومل جو گنیش چند کے چھوٹے بھائی تھے اور دیوی دتا مل جو چچا تھے۔ موضع لہرہ میں آپہونچے اور ملکر خوش ہوئے وطن کو واپس لیجانے پر بضد ہوئے۔ اور آتما رام جو ابھی خورد سال ہی تھے اُسے دیکھکر ازحد مسرور ہوئے۔ گنیش چند واپس جانے کو تیار نہ ہوئے آخر دیوی دتا مل اور لکھومل واپس وطن چلے گئے۔ اور آتما رام کا نام دتا رکھ گئے اور تاکید کر گئے کہ اس بالک رتن کی رکھشا بہت محنت سے کرنا۔ آتما رام جی کو اُس دن سے سب دتا کہکر بلانے لگے۔

سوڈھی عطر سنگھ کے دل سے آتما رام کا خیال نہ نکلا۔ ان دنوں گنیش چند بھی بیکار تھا سوڈھی عطر سنگھ نے گنیش چند کو اپنی ملازمت میں رکھ لیا۔ اور کچھ عرصہ بعد ایک جھوٹا الزام لگاکر گرفتار کر لیا۔ اور آتما رام کے لینے کے لئے مطالبہ کیا۔ گنیش چند بڑی ہوشیاری سے بچہ اور استری کو ساتھ لیکر رات کے وقت وہاں سے چل دیا اور موضع روڑی والہ جو کہ قصبہ پٹی سے سات کوس پر ہے۔ میں آ رہے۔ اور یہاں ہی ایک لڑکا اور پیدا ہوا جس کا نام گوردت سنگھ رکھا۔ متواتر چار سال تک یہاں رہے جودھامل زیرہ والے کے اصرار سے پھر واپس لہرہ میں آ گئے۔ کھیتی کا کام کرنے لگے۔ سوڈھی عطر سنگھ اور کئی ایک حاسدوں کی بدولت گنیش چند جی گرفتار بلا ہوئے اور راہی ملک عدم ہوئے۔

وفات سے کچھ یوم پیشتر اپنے نازپروردہ فرزند آتما رام کو اپنے صادق دوست جودھا شاہ کے حوالہ کیا اور پرنم آنکھوں سے کہا کہ میں اپنی زندگی میں آتما رام کو فقیر

سپاہ گری میں حاذق نہ کر سکا ہوں۔ یہی حسرت دل میں ہے کہ میرے بعد اسکی قدر و منزلت آپ پہچان لینگے۔ اور اسکی بہتری اور بہبودی میں کوئی دقیقہ آپ فروگذاشت نہ کریں گے میرا دل گواہی دیتا ہے کہ میرا بیٹا آسمان پر آفتاب بنکر چمکے گا۔ زیادہ کیا کہوں۔

سپردم بہ تو مایۂ خویش را　　　　تو دانی حساب کم و بیش را

اپنے دوست کے دلی جذبات سے متاثر ہو کر جودھے شاہ کو بہت رنج ہوا۔ آتمارام کو گود میں لے لیا۔ اور گنیش چندجی سے کہا کہ تم کو پہلے ہی معلوم ہے کہ آتمارام سے مجھے کسقدر محبت ہے آج سے میں نے اسے اپنا دھرم پُتر بنا لیا اس کی پرورش میرے سر پر ہوگی۔ جو آرام اور سکھ میرے بچوں کو ہوگا۔ وہی اسے نصیب ہوگا۔ جو انہیں پڑھاؤں گا وہی اسے سکھاؤنگا۔ اور اس کا بیاہ کر کے برسر روزگار کر دوں گا۔ آپ کی جدائی سے دل رنجیدہ ہے لیکن اس امانت کی موجودگی میں دل کو ڈھارس ہے۔ اور اس کی پرورش سے حقِ دوستی ادا کروں گا۔

بکرم سمت ۱۹۰۲ سے آتمارام جی اپنے دھرم پتا جودھے شاہ کے گھر رہنے لگے ایک کھشتری ویر کے لئے ایک جین گھرانے میں رہنا۔ اور مستقل ممبر کی حیثیت رکھنا نئے خیالات اختیار کرنا تھا۔ آتمارام جی کو جین دھرم کے اصول سیکھنے کا موقعہ ملا جیو دیا۔ سادھوؤں کی صحبت اور بیراگ اور تپ کا نقشہ سامنے رہنے سے زندگی کا ورق پلٹ گیا جب آپنے لالہ جودھے شاہ کے گھر میں رہائش اختیار کی تھی اُس وقت آپکی عمر بارہ برس کی تھی باپ کی جدائی کا رنج قدرتی امر تھا۔ لیکن جودھے شاہ کی الفت اور شفقت سے رنج بھول گیا۔ آپ کی ماتا بمعہ چھوٹے بچے گوردت سنگھ کے لہرہ ہی میں رہی۔ کبھی کبھی آپ سے ملنے آیا کرتی تھی تھوڑے ہی دنوں میں آپ جودھے شاہ کے لڑکوں سے شیر و شکر ہو گئے۔ اور اپنی صفات حمیدہ کی بدولت اپنے کھلنڈرے ہمجولیوں کی روح رواں بن گئے۔